السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاکسی مرزائی کووعظ و نصیحت سنانے کےلیے مسجد میں لایا جاسکتا ہے ،اسی طرح جمعة المبارک کے دن اسے خطبہ سنانے کےلیے مسجد میں لانا شرعا کیا حیثیت رکھتا ہے جبکہ اس سے مقصوداسے راہ راست پرلانا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی غیر مسلم کووعظ و نصیحت کےلیے مسجد میں آنے کی دعوت دی جاسکتی ہے ممکن ہے کہ اس طرح اسے توبہ اورقبول اسلام کی توفیق مل جائے ، قرآن کریم میں اس کا واضح اشارہ موجود ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

وَإِن أَحَدٌ مِنَ المُشرِكينَ استَجارَكَ فَأَجِرهُ حَتّىٰ يَسمَعَ كَلـٰمَ اللَّهِ ثُمَّ أَبلِغهُ مَأمَنَهُ... ٦ ... سورة التوبة

‘‘اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تواسے پناہ دے دوتاآنکہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچادو۔ ’’

اس مقام پر مشرک کوپناہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ کی باتیں سن لے اوراسے اسلام کو سمجھنے کا موقع مل جائے ، اسی طرح اگر مرزائی مسجد میں آنے کی خواہش رکھتا ہے تواسے موقع دینا چاہیے ،اور موقع کی مناسبت سے ایسا درس یا خطبہ دیا جائے جس سے وہ مطمئن ہوسکے ،جس آیت کریمہ میں مشرکین کو پلید کہا گیا ہے وہ عقائد واعمال کی نجاست کی وجہ سے انہیں نجس قرار دیا گیا،ویسے بھی وہاں مسجد حرام میں داخلے کی پابندی کا ذکر ہے ،امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ’’مشرک انسان کا مسجد میں داخل ہونا ۔‘‘[1]

پھر انھوں نے اس عنوان کوثابت کرنے کےلیے ایک حدیث پش کی ہے ،جسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مختصر سادستہ نجد کی طرف روانہ فرمایا وہ لوگ قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک آدمی پکڑلائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا ،اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا ۔[2]

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو بھی مسجد میں ٹھہرایا تھا ، نیزایک مرتبہ وفد ثقیف ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوروہ ایک مشرک تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی میں ہی ٹھہرایا تھا ۔[3]بہرحال اگر وعظ و نصیحت اور تبلیغ مقصود ہو تو مرزائی کو خطبہ جمعہ سننے کی دعوت دی جاسکتی ہے ، اوراس کا مسجد میں آنا اور خطبہ جمعہ سننا قابل مواخذہ نہیں ہے ۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری ،الصلوٰۃ ، باب :82۔

[2] صحیح بخاری ،الصلوٰۃ :469۔

[3] مسند امام احمد ،ص :343۔ج6۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:48

محدث فتویٰ